

هدا کتاب افشای اسرار و میکشیدن  
از طایفه سرکار گذشته و فعل کتبا  
منه المرقوم بیت و پنجم نوال ۱۲۹۲



# سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ إِنَّكَ عَلِيمٌ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ

التماس از جانب مصنف ایسا اقتاس گوش خزل آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ سالہ مختصر محبت مضمون تازہ کی  
 عمدتہ طور پر من آئی ہے کہ تمام اسرارِ مخفیہ فرمیشن کے زمین گہرے زمین بلکہ گہرے نشوونما دکھا دی ہیں زمین ظاہر حال  
 فرمیشن خانہ کا جسکا نام جادو گھر ہے سب کچھ بیان کر سکتی ہیں کہ ایسا مکان اور ایسا سامان ہے زمین میں کوئی  
 سوا اسکے اسرارِ مخفیہ نہیں معلوم ہو سکتا لہذا اونہیں اسرارِ مخفیہ کے افشا میں یہ سالہ بکرا لانا اعلیٰ تعلیم خدا کا  
 گیا ہے تاکہ سب اہل کتاب و اہل ایمان و ہنر اور آگاہ ہو کر دیکھ سکیں کہ ان کا وہاں اور فریب شیطان میں مسور ہو کر  
 دولت ایمان کو ہاتھ سے دیکر فرمیشن نہ ہو جاویں اور کٹر کاسوت افشا اس اتار کی زبان فرمیشن سے اور کلید قفل وہاں  
 فرمیشن کی بھی ظاہر کر دی ہے کہ جو شخص چاہے فرمیشن سے کبھی پوچھے لیوے کہ بدون کھری اوس کھری ہاں جاویگا جسکا  
 پھیلان زمین و اختیار تھا کہ سر و شاگرد زمین دیتا تھا اوس سے زیادہ تر بعد استعمال کلید قفل وہاں کو اور افشا میں  
 اختیار ہو جائیگا کہ سر و شاگرد کو اختیار نہ کرے لہذا نام اسکا ہم باسی

# افشا میں

قرار پایا پس اسرارِ تجلی فرما جیت بخش عقلا آمین زمین میں  
 ایک یہ کہ کیا عمل کرتے ہیں کہ بعد فرمیشن ہونے کے ہرگز کوئی کسی طرح اسکا بیدار ہون پر نہیں آتا اور نہ قفل  
 پڑ جاتا ہے دوسری سیک بعد مدت دراز پید ہوا ہے اور ہر اور کو زمین پہاں آتا اور فرمیشن دو سکر فرمیشن کو نادر  
 و ناشند فور پہاں لیتا ہے بیان ہک کہ اگر دوسری جہان آئے دیکھ فور پہاں جاتا ہے کہ زمین ایک فرمیشن کی  
 تیسری ہے کہ اگر کوئی فرمیشن تادہ شہر میں دارہ ہو یا عقب یوار گدے فور اور سکر فرمیشن کو جو شہر میں شہر  
 خبر ہو جاتی ہے پس اسبابوں کے دریافت کر کے وسط اکثر بڑی بڑی عقلا اور اہل کتاب اور اسرار و عقلا  
 فرمیشن ہو کر ایمان اپنا ہاتھ سے دیتی ہیں لہذا اس سالہ میں پہلے سر اور ہم ہمدرد اخفا اور قفل وہاں کی  
 اور صورت شناسائی اور معلوم ہو جاویگا کہ فرمیشن چاہے پشید و عقب ہاں کو فرمیشن تکمیل زمین بلکہ اکثر نشوونما دکھا دی ہے اور جو  
 معاملات اس فرمیشن خانہ میں لیا کر عمل میں لائے ہیں وہ سب اہل کھدی زمین کہ انسان ہوں زمین ہوں معلوم ہو

# مطبع فنی نوکل کشور مقام کٹنویں چا پک

مضمون اعلیٰ ضروری الملاحظہ تقدماً للتحفظ مصنف کی طرف سے

یہ رسالہ کشف فریضہ کا محض واسطے انتباہ بندگان خدا کے بمشکل تمام مرتب ہو کر آئنا  
 ہوتا ہے تا بندگان اہل ایمان اور اہل کتاب واقع بنجیال درست رہیں اور پورین اور ایمان کے  
 فریب میں آکر دھوکھا نہ کھاویں اور دولت ایمان کو ہاتھ سے نہ دیویں کسو سطلو کہ طابع بشری اس  
 مضامین مجبہ مخفیہ کی بالطبع جو یا اور مستعطلش ہوتی ہے اور بھید بدون فریضہ ہونیکر ہرگز معلوم نہیں ہوتا  
 جب تا واقعوں نے اتنا سن پایا کہ فریضہ ہوتے سے اور پورین اور ایمان اور مذہب میں کچھ فرق  
 نہیں آتا بلکہ پورین اور مذہب میں زیادہ تر تقویت ہو جاتی ہے پھر بقاضا و تقاضا طبی واسطے  
 دریافت بھید کہ فریضہ ہو جائے میں اور کونسا مل نہیں ہوتا ہے کہ ہی فریب میں آکر ہزاروں اہل ایمان  
 اور اہل کتاب بنیت دریافت رانہ کے فریضہ ہو گئے اور اب تک ہوتے جاتے ہیں پس جب فریضہ  
 ہو جانا اکثر بندگان خدا کا محض بغرض دریافت حال کے ہے جب وہ حال واقعی تو وضع تمام ہونے  
 فریضہ ہونے کے پیشتر بندگان خدا کو معلوم ہو جائے کہ پھر کا ہیکو کوئی فریضہ ہو کر دھوکھا  
 کھا کر اپنا ایمان ہاتھ سے دیا کرے لہذا ملاحظہ کنندگان اس رسالہ کو اس نکتہ باریک پر محاط  
 کرنا چاہیے کہ مصنف جو ایسی اسرار فریضہ نے واسطے رونق بازار منافع مطیع کے مضمون کی تلاش  
 اور چھانچہ میں استدر بدل جہد اور کوشش نہیں کی کہ سمقدار قابل چند جزو سے ایسی مطیع اعظم کی  
 ترقی کیا ہو سکتی ہو کسب کی روشنی نور آفتاب تابان کو مدد نہیں دی سکتی ہے بلکہ محض واسطے  
 انتباہ بندگان ناواقف کے اس دام مخفی سے آگاہ کرنا ضرور ہوا کہ یہ اگر بنیم کہ آتش زیر گاہ  
 اگر خاموش بنشینم گناہ است ہدیس صورتیں اسباب قدر شناس معنی فہم ذی مقدر و سوریہ امید ہے  
 کہ ایسی کتاب قلیل القیمت کثیر النفع حافظ ایمان جمیع اہل کتاب کی خریداری اور تقسیم عام میں  
 کمال موجب اجر جزیل اور ثواب خروی سمجھیں کہ اس سے زیادہ کوئی امر خیر نافع خاص عام کار  
 ثواب عقل میں نہیں آتا پس جسقدر سکی خریداری میں اہل قدرت کو زیادہ تر ہتمام ہوگا مطیع میں  
 کر دیکھی دور زمین چھپ سکتا ہے صورتیں او دہر خریداروں قدر شناس والاہت کو ثواب  
 فیض عام اور ادھر حق حسن خدمت اور نفع سانی اور اہل مطیع کا بھی بقدر خریداری ادا ہو سکتا ہے  
 مصرفہ چھوٹا بود کہ بڑا بیک کر شکر دو کار ہند ہند بقام خیر خواہی ایک نکتہ باریک سے

۲۹۷۶

بسم اللہ

خبرداران رسالہ ہذا کو پیشتر سے آگاہ کر دینا ضرور تر ہو اور وہ نکتہ یہ ہے کہ جب کوئی اس رسالہ کو تمام  
 و کمال ملاحظہ کر لیا گیا یا اسکے مضامین کسی سے پڑھا اور گپوش دل سن لیا تو گا اور سب پر حال اور  
 بہید فرمیشن کا بجز نہ معائنہ چشم ظاہر کے منکشف ہو جائیگا اور کسی طرح کا شبہہ اور سکول میں باقی  
 نہ رہیگا اور سب فریب اور سپر گمل جائیگا اور اس صحت بیان کو اور سکا دل قبول کر لیا کہ ہر  
 رسالہ نے نمانیت تنہج اور مدونائیدات نہیں سے زبان گو یا اور گوش شنوار اکتفا نہ کر کے آگے  
 دکھا دیا ہے نقطہ سمعی اور بیانی نصیب گوش و زبان پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ گوش و زبان پر  
 کر کے نصیب چشم کر دیا ہے اول قرائن عقلی اور قمرسات قیاسی قریب عقل لکھو میں بہ تحقیقات  
 اپنی چشم دیدہ پر مضامین سمعی جو اباب عدول و ثقات کا رفاہ سے سنا اور تحقیق کیا ہے اکتفا  
 نہ کر کے ان سب کا رفاہ چشم دیدہ سے برست و قلم لکھو ابھی لیا بلکہ مزید استحکام مہر سہی کر دیا  
 پہر اسپر ہی ترقی کر کے فرمیشن کے زبان سوسن لکھو کی بھی صورت لکھدی ہے کہ جب کو شبہہ ہو اس  
 حکمت عملی سے فرمیشن کی زبان سے بھی گپوش خود سن لیا سے باوجود ان سب تحقیقات و تحقیقات  
 کے غضب یہ کیا ہے کہ ان سب قیاسات قرائن عقلی اور عقلی اور تحقیقات سمعی اور معانیہ یعنی  
 کو اظہار زبان فرمیشن سے تمامہ تطبیق دی ہے اس سب پر طرہ یہ ہے کہ ان سب ایک ایک عالمہ  
 فرمیشن کو آیات اخبار شہادت قرآنی بتقاسیر معبرہ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حرف  
 تطبیق دی ہے اور عقل ہی قبول کرتی ہے اور اسکے آثار و علامات ظاہر ہی جو دنیا میں نمایاں  
 ہیں اور سکی بھی نشان دی ہے کہ ملاحظہ کنندہ کا دل وجد کرتا ہے اور سب مضامین واقعی مثل نقش  
 کا لچر دل پر جم جاتی ہیں اور آدمی اپنے ایمان کتب سانی کی تقویت حاصل کر کے اس دام فریب سے  
 بچ جاتا ہے پس اس سب سے جو اہل ایمان اور اہل کتاب اس دام فریب کی خبر اپنی کتاب اور اپنی  
 عقل کے موافق پاتا ہے فوراً باور و تصدیق کر سکتا ہے الا اگر کسی فرمیشن سے بدون تصدیق حکمت  
 عملی مندرجہ رسالہ کے ان سب مضامین واقعی کی تصدیق پونجی جاوے گی فوراً انکار اور تکذیب  
 کریگا اور مخاطبہ و پوچھا اور غلط بتاویگا کس واسطے کہ جب تصدیق کی گویا سب راز فرمیشن کا اپنی  
 زبان سے کہہ دیا ہے کس طرح فرمیشن کر سکتا ہے اس راہ سے ناگزیر انکار اور تکذیب کریگا پس  
 ایسے مقام میں عاقل کو چاہئے کہ اسی انکار اور تکذیب فرمیشن کو عین دلیل صحت سب مضامین



مندرجہ رسالہ کو یقینی سمجھے کہ اچھا چوکا بعد نکلے اسباب و زری اور اسکے دست و نعل سے یقیناً ثبوت و زردی کا ہے نہ لائق اعتبار اور التفات کے کہ چور کب اپنی منہ سے اتوار و زردی کا کرتا ہے جب اقرار کیا اور سچ کھدیا پھر چور کب رہا لہذا ملاحظہ کنندگان رسالہ کو پیشتر سے اس نکتہ کا محض پراگاہہ کر دینا مقدم اور ضرور اثر ہوا تا کہ مذہب فرمیشن سے مضامین محققہ مستند چشم رسالہ میں شبہ نہ کریں بلکہ اسکی تکذیب کو دلیل عین صحت مضامین کی سمجھیں مگر ان اگر حکمت عملی مندرجہ رسالہ کو عمل میں لاسکیں بعد اوس عمل کے سبب فرمیشن بے پونجی خود بخود کئے لگیں گے اور سب مضامین مندرجہ رسالہ کے تصدیق کر دیں گے اور ایک بڑا امتحان تاثیر اور صحت اس مضمون کا کیفیت حال مولف رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عمدہ ترین تاثیرات فرمیشن سے یہ بات یقینی صریح ظاہر تر ہے کہ بعد فرمیشن ہو جائیگی زبان بیان کی اظہار حال فرمیشن سے بند ہو جاتی ہے جیسا کہ مولف کی تحریر سے پیدا ہے کہ محض بہ نیت اظہار حال کے مولف رسالہ نے ہر حکمی تحقیقات اسرار فرمیشن کی کی جب یہاں لکھنوی میں قیاسات عقلی اور نقلی اور سمعی سے اوسکائن پورا نہوا کلکتہ میں جا پہنچا وہاں ہی بقدر امکان کوئی دقیقہ تحقیق اور تحقیق کا ادھان نہ کرنا جیسا اپنی رسالہ میں لکھا ہے جو کہ ابتداً قیاسات عقلی اور فرست قیاسی اور شہادت آیات متواترہ قرآنی سے اونکو تقویت قوی اور پراہلان اور فریب اس نام محض کے پہنچ چکی تھی اور پھر بعد تحقیقات اور معاینہ مضامین کلکتہ کے اوسکے دل پر یہ ہوا ہی نقش ہو گیا کہ بعد فرمیشن ہو جانے کی ایمان یقینی جاتا رہتا ہے اور زبان بیان کی اظہار حال خاص سے بند ہو جاتی ہے اور یہ سب کوشش اور سمعی مولف کی محض واسطے اظہار حال اور امتباہ اور تخریر خلائق کے تھی تا بندگان خدا حذر کریں اور وہو کہانہ کہا وین جب اظہار حال بعد فرمیشن ہو جانے کے محال معلوم ہوا اور سلب ایمان کا علاوہ باری اس تقویت قلبی اور تعلیم تاہدات قرآنی نے ارتکاب فرمیشن ہو جانے سے مولف کو محفوظ رکھا کہ اس مدد الہی کی بھی اور نظیر آیت قرآنی سے رسالہ ہذا میں مندرج ہے کہ **وَلَوْ كُنْتُمْ مُشْرِكِينَ لَأَخَذْتُم مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ أَجْرًا مَّا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ** اور جو یابی محض بہ نیت غیر اور امتباہ خلائق کے ہوا تھی ثابت ہوئی تب امداد فیہی سے خود بخود مدد پہنچی کہ بلا محض اور

بلا ارادہ اخبار مطبوعہ کابل سے تصدیق و رسمی بحشم ظاہر زبان فرمیشن سی ظاہر ہو گئی جیسا کہ  
 آخر رسالہ میں بشرح و بسط تمام مرقوم ہے پس اب بیان اس تاثرات فرمیشن کو ملاحظہ کرنا  
 چاہئے کہ مولف رسالہ کو اس سبب تحقیقات سے دو باتیں کئی ثابت اور امتحان ہوئیں  
 ایک وہ کہ آدمی بعد فرمیشن ہو جانے کے خوف ہمزاد شیطان مجسم کے کہ ہر وقت تیغ ہیز  
 بکف سر رکھ کر نظر آتا ہے انہما رحال کا کہ نہیں سکتا کہ ہم قتل کا یقینی جانتا ہے اور  
 غیر فرمیشن جو کچھ حال بالائی اوہرا و دہرے دریافت کر کے جیسا کہ لکھا ہے اس کے  
 سب فرمیشن لوگ دشمن جان ہو جاتے ہیں اور تا امکان کسی حیلہ و بہانہ و دونا و قریب  
 سے اس کے قتل اور ظر جان میں دریغ نہیں کرتے ہیں چنانچہ پہلے ہی اپنا امتحان  
 بحشم ویدہ مولف رسالہ کا لکھتا ہے پس اس وہم خیالی کو بروثر تاثر حشر فرمیشن کے  
 مولف کے دل پر اس قدر غلبہ ہوا کہ ۱۲۴۹ ہجری میں اس رسالہ قیاسی کی ابتداء سے تالیف  
 مقام لکنئو میں باستناد آیات قرآنی معلوم ہوتی ہے اور ۱۲۴۹ ہجری میں اپنا جانا  
 واسطے اسی تحقیقات کے کلکتہ میں لکھتا ہے اور اسی زمانہ عمدت شاہی میں بعد آنے  
 لکنئو کے کہ غالباً ۱۲۴۹ ہجری ہوں پس اس ۱۲۴۹ ہجری سے کہ ابتداء سے تالیف تھی  
 اب تک تا حالت تحسیر کہ ۱۲۴۹ ہجری ماہ ربیع الاول ہے تیس برس کامل گزرے ہیں  
 کہ مولف نے بھی شاید خوف ضرر رسائی فرمیشن اس رسالہ کے اظہار اور اعلان میں  
 ۲۳ برس تک تامل اور انخاک کیا حال آن کہ محض یہ ارادہ افشا یہ سب کوشش ملیج کے  
 تحقیقات میں عمل میں آئی تھی پس اس قدر ضبط اور انخاک ایسے شخص سے محض بتا پیر فرمیشن  
 کے معلوم ہوتا ہے اب جو شہیت ایزدی اسکے اعلان پر مقتضی ہوئی تب من اللہ مولف کے  
 دل پر یہ وارد ہوا کہ افشا میں صرف ضرر جان ہے اوسکا اللہ نگہبان ہے اور بظاہر  
 عمل نصفت پسند انگریزی سے اطمینان ہے معذرا جان کا بہر نمط ایک دن جانا سکر اور نہ کہنے  
 اور چہانے میں ایمان کا جانا یقینی اور جان بوجہ کر ظاہر کرنا گویا سب بندگان خدا کا قہقہہ  
 کا ایمان کہنا ہے کہ چاہ اوڑنا بنیا کو دکھنا اور خا موش بیٹنا گناہ عظیم ہے لہذا اسے  
 افشا کی اختا پر غالب آئی کہ ۲۳ برس کے بعد اس مطبع تک نوبت پہنچی و ما علینا الا البلاء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحِیُّ الْمَوْتُ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَ یُثَبِّتُ الثَّابِتَ الْبَاطِلَ  
 ستایش مرخدا می را که ثابت میکند حق را و موهوم میگرداند باطل را و برپا میسازد ثابت باقی را  
 وَ یُرِیْلُ السِّحْرَ الَّذِیْ هُوَ الَّذِیْ اَنْهَمْنَا حُجَّةً بِهَا اَهْلُ الْبَطْلَانِ  
 و از جادوی برو جادوی از جا رونده را اوست که در اول ما انداخت محبت را که غلبه میکند بر آن بطلان را  
 وَعَلَّمَنَا آیَةَ مُبَکِّتٍ بِهَا اَوْلِیُّ لَعْنَةِ الْاَوْلَادِ وَالْقَمَلِ وَ ذِکْرِ السَّلَامِ  
 و آموخت ما را آیت را که خاموش میگردانیم بان صاحبان گمراهی و عداوت را و درود و سلام  
 عَلَی الرَّسُولِ الَّذِیْ اَنْخَمَ سِحْرَةَ الْبِیَّانِ مِنْ بَلْعَاؤِ بَنِي عَبْدِ نَانٍ وَ قَضَا  
 بر رسولی که خاموشش کرد جادوگران بیایان از بیبیان اولاد عدنان و نصیبان  
 حَقَّانَ هُوَ الَّذِیْ اَتَى بِالْقُرْآنِ وَ سَمَّیْنَاهُ مَا اَلْفَاةُ الشَّیْطَانِ وَ اَدَّ  
 قحطان را اوست که آورد قرآن را و باطل کرد آن را که تعلیم داد او را شیطان و خوار کرد  
 وَ اَحْزَمَی الْبَنِیْنَ اَتَّبَعُوا مَا تَشَاءُ الشَّیْطَانِ طِیْنٌ عَلَی مَلِکِ سُلَیْمَانَ  
 و رسوا نمود آنان را که کردند پیرو س که آنچه خواندند شیاطین بر ملک سلیمان



وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا سَدَأَةٌ ذُوئِ الْأَيْمَانِ وَأَصْحَابِ الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنْهَا

و برآل او که آمان سرد و از آن صاحبان ایمان اند و بر اصحاب و که آنها را نهانندگان

أَصْحَابِ الْأَيْمَانِ وَالْأَيْقَانِ

اصحاب یقین و استوارسے اند

اما بعد توان دانست که ستر هر گاه از دو کس بلکه از دو لب متجاوز شد شایع می شود که اشیر  
 ادا جا و زاکلین نشانم گمست فرمایشین که سزاران کس تعدیه و تجاوز کرده و میکند و بنویس  
 همچنان از غیر فرمایشین منعی است و استدراک و تشخیص این سراز قراین عقل و نقل اگر دومی  
 هم باشد منسید قطع و یقین نمی تواند شد که مضامین قیاسی را چه اعتبار و کدام نص قطعی و متصحیح  
 بظاہر و در خصوص ویدیه نشد که بران حکم قطعی و یقینی کرده آید آخر عقل و نفس چنان حکم کرد  
 که با نیجه تعمیم و تواتر از غیر فرمایشین منعی ماندن غالب که خالی از سحر نباشد که همان سحر و رسکوت  
 بر لبها نیزند چون کاتب الحروف و درفتیش و متصحیح این راز اقا و آنچه از نقل و قراین آیات  
 و حدیث و تحقیقات و تجربه با ثبوت و وثوق رسید شرح و بسط تمام چنان بنام سپرد که عقل  
 سلیم هم تصدیق و وثوق آن حکم کرد معذرتا که از زبان فرمایشین هم سندان یافته نشود و با  
 چشم خود ویدیه نشود و همان خاطر نمی رود تا اینکه بحسب اتفاق و حکم تقدیر و رادوا حسره راه  
 سوال ۱۳۹۹ هجری اتفاق و رود کلمه افتاد و در آنجا که از بعضی و افکاران و سیدگان حال  
 و بعضی فرمایشین بواقعی دریافت و سنجیده شد همه حال و اقعی با قیاس و قراین و تحقیقات خود که  
 پیشتر ذکر و تقریر فرس نوشته شده بود مطابق افتاد و بر تقدیر هم خبر بدتیج و تحقیق پس نگرد  
 آنچه از شخصی مسلم الشبوت از زمره عدول و ثقات که فاضل مقرر و مدرس خاص بلکه معاون  
 علمای مدرسه سرکار کمپنی بود و همه حالات و معاملات فرمایشین چشم خود ویدیه و تحقیق کرده بود  
 تحقیق و متصحیح و ثبوت پیوست و با عقل و نقل هم مطابق افتاد و جنبه تعلیم خاص الما و انشا  
 مغزی الیه توضح تمام بطور تقریب و در آخر رساله نویسانیده مهر گمانیده شد و آنچه از تحقیقات  
 امین مدرسه کمپنی که مرودیندار از ثقات مسلم الشبوت متین و مسند باند و وثوق رسید  
 و با عقل و نقل و تحقیقات خود هم مطابق افتاد و نیز و رادوا حسره رساله تبصره تمام شرح و آوده

در این بیان فریشتگان بجهت توحید و تطبیق رسیدن بر صیغه و حکایت پروردگار سال نوشته شد و آخر کار  
 که من استکلید این فصل در آن هم هم رسید و با عقل و نقل و قریب قیاس هم قریب تر نظر در آن نیز  
 در آخر رساله تمام سپرده شد عرض که جان سخن اینست که در فریشتگان همه عادات و خصائل  
 حسنه و صفات پسندیده مثل سخاوت و ترحم و علم و بردباری و صبر و تحمل و سلامت روسه  
 و رضا جوئی خلاق و در و رسی بنندگان خدا و راست گوئی و راست معاملگی و مروت و تقوی  
 و صلاحیت و جمیع اخلاق حمیده جمع می شوند و همین صفات را عین ایمان و مایه نجات خود میا  
 و مذہب ظاهر نفس بهر طریق که از شیعه و سنی و هند و یهودی و نصاری باشد بدستور همه  
 عادات ظاهری بحال می باشد مگر فقط ایمان او که مراد از عباد باطنی است قطعاً زائل می شود  
 یعنی ایمان و ایقان او بر بعثت و نشر و نبوت و تار و حساب و کتاب و کتب آسمانی و ملائکه و  
 و اخبار انبیا علیهم الصلوٰۃ والسلام و در دل نمی ماند و قطعاً زائل و محو میشود و این رحمت باری  
 و لغو و عقیده حتمی و سبها و فضول میداند و چنان بر دلش می نشیند که این همه برای تخریب کائنات  
 کارخانه او تعالی که منتها فی ندر او نهراران خلقت و نهراران عالم پیدا کرد و می کند و خواهد کرد  
 می میراند و خاک میکند و باز عالمی و گرد پیدا میکند و آنچه افتاده است که پس از سالها  
 در از باز جهان مرگان خاک در خاک تقویم پاریته ماضیه سنواتی را بجا بده تمام زنده و مسخ  
 کند و مواخذه و محاسبه نموده حدود و قصاص جاری کند و بگرد زبانه حیات هنگام وقوع  
 اعمال خیر و شر بخیر و سزا اختیار می نداشت و کدام مانع بود که بعد از آن منسیا و قنای محنت  
 عدت و راز باز زنده و مواخذه کند از ازل همین کار اوست که هر گونه خلقت پیدا میکند  
 می میراند و باز خلقت و عالم دیگری پیدا میکند اینکه در دنیا کسی از بیخ و رحمت خالی نیست  
 همین مکانات و جزا و سزای اعمال حسنه و سیئات او در دنیا تمام می شود و باری پس از سالها  
 در آنچه مواخذه فان کما کفرتنا کما کفرتنا با و ما کفرتنا کما کفرتنا و نیز حسب مذہب و طریقه  
 سابقه و عبادت هم بظاہر میکنند تا پرده از روی کارش نه افتد مگر عقیده باطنی و قول او  
 بجای خود همین است که خدا را ازین برخاستن و نشستن و فاقه کردن و با دیده می بیند و قیامت  
 گرفتن که ناشی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوة است چه حاصل و چه فایده که دانش غنی است

بسیار

همین که بندگان خدا نیکویی و راست کرده شود و بد معاملگی و فریب و مکر و عداوت و دروغ‌گویی و خیانت و حلف و عدگی رواندارد و همه بندگان خدا را از خود راضی و خوشنود و آرد و همین مایه نجات خود و حیا خالق است که گفته اند رس خواجه که خدای پر توخت به با خلق خدای کن نکویی به الیها چون کاتب الحروف حال چنان وید لاجرم بنا بر ابتباه مسلمانان نا واقف که اکثر بسبب نادانیهها محض به نیت استعلام و استدراک حال فرمایش دولت ایمان از دست و آوده فرمایش شد بدستور همه سکوت بدلبها میزنند بسطیر این سطر سی چند مسأرت کر و نانشود که از اعلیٰ درین بلا افتاده دولت ایمان از دست و همت غرض که مثل گرا بی مختشان باید دانست که هر که لقمه از آن خورد قلب با همیش و شش و چشم و گوش و دست و پا و همه در آن صل

### حقیقت و بنای فرمایش

چون لفظ فرمایش لغت انگریزی است لاجرم صحت لفظ و معنی لفظی از ارباب آن توان دریافت و آنچه تحقیق واقعی معلوم شد بجای خود بنام سه پرده شده نو عسکه تلفظ مامردم بر زبانهاست بهمان لفظ تعبیر کرده از اصل حقیقتش و ما همیش آنچه معلوم شده است نوشتن ضرورتا و تا بندگان خدا از ناواقفیهها متبلا نشوند زیرا که بسبب مخفی بودن این معما اکثر ناواقفان ناهایت اندیش اول محض به نیت استدراک حقیقت حال فرمایش میشوند بعد اگر سر هم رود سر آن نمی دهند بدین جهت و گران را بر بنا بر ادراک سر آن و کشف این معما تنای استدراک آن بی اختیار چو ش میزند تا اینکه همین تعطلش و بی اختیاری این مرض متعدی شده یوا فیو ماتنی پذیرفت و عالمی بتیاشت و میشود و شیطان را و ام تو یی برای گرفتاری مردمان بهرست آمد و عجیب چند قانون درین مرض متعدی لازم گرفته اند که انسان را در اختیار گردش وقت و دشواری نمی شود بلکه شفقت و اهتمام می افزاید اول ابتدای شفقت همان استدراک حقیقت حالش می باشد و دوم چون دیدند که هر چه ندریب از مومن و کافر و بیو و نصاری و غیر هم موقوف نبوده است و هر چیزی که باشد بر و پالان است و در احکام اصل همیشگیها بر فرقی و قوری راه نمی یابد لهذا بسیار بر و لها سهل شده است شکوم فو اند و نیوی بر و این و اتق تر میداند که یک و گری همیش خود را و چگونگی محتاج نتواند بر جرم در حال مطلب

و مذورت از جان بوال و مجاهدات روحی و جسمی شریک و معین یکدیگر میباشند بجلالت و کرمی و اهدای  
 و فرقی که در دوستان و برادران با هم جنگ است بدین توحید الفطرت برادر برادر و در هیچ  
 مری نه پدر را پسری بنمید و عرصه بدین وجه و طبع این مرض عام شائع و ذائع شده تعدد میکنند  
 لهذا حقیقت مالش نوشتن واجب آمد تا کسانیکه محض بنا بر ادراک حال فرمیشین میشوند بی نوشتن  
 شدن حقیقتش در یافته صحت سکوت بهم رسانیده باز مانند کسانیکه بدگر و جوه اختیار میکنند نیز از  
 قیاس آن آگاه شده گمراه نشوند فائده بعد تحقیقات واقعی آخر کار معلوم شد که اکثر اهل کتاب از  
 فرمیشین میکنند نه در انمیکند که خود کتاب و ایمان و ندیم می ندرند و علت غائی از فرمیشین کردن سبب  
 ایمان است این خود در هندو حاصل پس اولایک نکته بگوش دل خاطر نشین باید کرد تا اصل و  
 باسانی بر خاطر نشیند و آن اینکه اگر با فرض کسی معاملات فرمیشین را بچشم دیده بیان هم کنند که  
 چنین و چنان حرکات و معاملات میکنند و عجایبات می نمایند ازین بیان هم اصل ماهیت کیفیت  
 آن معلوم نمی شود و مثلاً اگر کسی ساعت انگریزی را دیده بیان کند که هر یک گنجه چنان آواز میدهد  
 و بر نعت و برنج چنین آوازی آید و حساب روز و وقت و ماه و طلوع و غروب هلال چنان معلوم  
 میشود و آواز باجه ارگن مجموعی آید اینهمه حرکات نمایان که بدیده ظاهر مری میشوند هر یک تواند دید  
 و تواند گفت مگر از چنین بیان گنجه ماهیتش دریافت نمی تواند شد که کدام سبب واقع می شود  
 که اینهمه حرکات مختلفه و شی و واحد درست و صحیح ظاهر می شوند و در هیچ یکی قری و القباسی واقع  
 نمی شود پس همین نخط اگر کسی حال فرمیشین هم بچشم دیده همه حرکات و سکانات آنجا بیان کند  
 از این سبب بر صحت سکوت و ادراک ماهیتش نمی تواند تا که تم و ماهیتش معلوم کند از بیان  
 چنین مہللات ظاهری و مری چه میگوید که در ما از ادراک اصل حقیقت است نه معاملات ظاهری  
 چه با که بنقد هم کسی نمی گوید و حرکات ظاهری هم بیان نمیکند پس کدام سبب است که هر سکوت  
 بر کس است حال آنکه طبیعت انسانی به بیان عجایبات که بچشم دیده باشد بی اختیار و محمول  
 می باشد نه خود ساختار که خواص را بر تمام ضبط و حفظ آن کمتر نیابت شده چه با که عوام مگر این مقدم  
 فرمیشین که همان فضول نسبی وضع ناخود آید پس تم که یک لحظه از خاصی نمی آید اما ممکن نیابت شد  
 و هم محض بدینیت ظاهر و انشائی از فرمیشین میشود و باز چه ممکن است که کتابی هم بر زبان آن نگذرد



هم روسته آن را که تجربه شد خبرش باز نماند پس این گفته نیز در یافتنی است که باعث اعتدال است  
لسان و احتیاجی شدید در می شود که با همه تمهید منور نمیشود است بخلاف دیگر اسرار که هرگاه از پیش  
تجارب و رشدند ممکن نیست که نمیشود مانند اسرار و اجازت از این قضاوت و نیز علت غائی و معلولت نشان  
و در بقدر سر و کتمان شدید در یافتنی است که در احتیاجی این چه معلولت و دیده اند لا جرم اصل  
ماهیتش و نسبتن مقدم آمد گو حرکات و معاملات ظاهری که از مشغولات است که ما به و معلوم شد  
که ادراک آن موقوف بر فرمایش شدن است امر و باقیات من و لک پس اصل حقیقتش چنان  
نوشتن می باید که از روی عقل بخاطر نشیند و در بیان صحیح هم قبول کند و گنجایش استتباب و احتمال  
کذب هم باقی نماند چون همچو امور فقط قیاسی که فریب بعقل هم باشد از معبر نمی باشد پس  
قطعی هم ضروری باید تا اینجا چگونه عقلا و عقلا گنجایش استتباب و احتمالات باقی نماند و بخبر و توفیق جاری  
نماند و اولی التوفیق فصل در بیان اصل ماهیت و حقیقت فرمایش و دیگر حالات  
ما يتعلق بها اول باید دانست که چنین امر نمایان و متعارف که از سائلی و در از جاری و در  
تبرقی است بی اصل نبوده باشد که اکثر علمای سلیم انرا می هم درین مبتلا بوده اند لا محاله اصل و  
باشد که عقلا همان شهره مناطه خورده اختیار میکنند و عیب بصورت هنر و دیده فریب می خورد  
و من هم در صد و تحقیقات اصل ماهیت این بوده ام که از ادراک معاملات و حرکات ظاهری  
که اسم کسی بیان نمیکند کاری نمیکند چون نیک و زنگر استم تحقیقات کردم و بعد که عقلی و  
ساعی تطبیق و اوم اصل وجود هم تکفیر این بشرح و بسط تمام در مصحف غزنی یافتیم و نیز در  
بر اینقدر هم پس نکرده اکثر تفاسیر خصوصاً تفسیر فتح الغزنی تلاش کرده دیده و غور کرده باشد  
ساعی موافق کرده مطابق برآمد و دل هم بر واقعیت آن خبر گرفت که البته چیزی بوده باشد  
انچه شنیدیم و تحقیقات کردم و عقل و فکر سنجیدیم بعینه بود و تبصره بین صاف صاف و در مصحف غزنی  
لا طیب و لا یاسین الانی کتاب تبیین لاجرم بیان و توفیق کامل کرده مثل گذشته استنش روز  
جملات تجرید کردم که خالی از قیاس مام نبوده است بیت اگر چه بنام نبیا و چاه است و در  
پیشتر گناه است و آن اینکه فتنه حضرت سلیمان علیه السلام خود ثابت است و اینم  
که بعد فتنه آنحضرت مدعی آنکه شیری آنحضرت را را بوده دعوی سلیمانی کرده بصورت حضرت



سلیمان برآمده برین واسه دو گر حیوانات مسلط شد کما قال عزوجل **وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ اَنْ يَتَّبِعَ**  
**عَلَىٰ كَرْتِسِيٍّ جَبْرًا ثُمَّ اَنَابَ** و تفسیر این حکایت در تفسیر طالین و اصح است من اراد الاطلاق  
**عَلَيْهِ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ** و از اینجا که اجنه خود از زمره شیطین اند کما قال **وَكَانَ مِنْ اَجْنَ** چه بسا که در  
 اخوان الشیاطین هم بکجه نسبت باور ساخته باشند پس دیوان و شیطین در جهان حال  
 راه باطل و کفر را در لباس اسلام و هدایت بر روان لایعلم تعلیم مینمودند و آنها با شتاب آنکه  
 از زبان حضرت سلیمان می شنویم چگونه ایمان تیاریم و باور کنیم آن راه ضلالت را همین است  
 و آنست بعقیدت تمام اختیار میکردند تا اینکه برورده و ازان عقیده فاسده سینه بسینه مبادند  
 بصورت کذابی جلوه ظهور گرفت که نامش فریشتن کردن و کفر و ضلالت این شبهه نسبت  
 و کسانی که نسبت بجهت سلیمان می کنند یاد آنست برای مغلطه و گرفتاری دیگران چنانست  
 یا خود غافل و گمراه و فریب خورده اند چنانچه او تعالی تبصریح واقعی مفرماید **وَاسْتَجْوَا مَا سَلُوا عَلَيْهِ**

**عَلَىٰ مَلِكِ سُلَيْمَانَ وَكَانَ سُلَيْمَانَ وَالْاَكْبَرُ الشَّيَاطِينِ كَفَرُوا وَابْعَثُوا النَّاسَ السَّحْرَ مِنْ رِي**  
**و صبح هودیاست که نسبت کفر بطرف آنحضرت بجاست مگر شیطین که بجای آنحضرت نشسته**  
**کار خود میکردند کافر شدند و کافر سلیمان و لکن الشیاطین کفر و ازان باز که آنحضرت بکرم آناب**  
**بعد توبه و انابت باز بر سلطنت خود قابض و متصرف شدند آن همه شیطین منجومی را در**  
**سلاسل و اغلال و عذابات شدید ببلای فرود کما قال عزوجل وَاكْشَابُطِينِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَوَاصِّ**  
**وَ اَحْرَبِيْنَ مَقْرَبِيْنَ فِي الْاَصْفَا و المردعا که اصل فریشتن از همین جا است و تکفیرش هم از همین جا**  
**نابت چون شیطین احتمال داشتند که شاید کسی باصل کاری برده و دیگران را مسموم کرده**  
**باز وار و با باز آنحضرت سلیمان علیه السلام بجای خود نمکن شده از عمارت و حرکات و عبادت**  
**و عبادات ظاهری نرفق نکردند تا پرده از روی کار بر نیست چنانچه هنوز بهین نسط ذالعی و شایع**  
**و جار نیست و نیز نمایان آن که انسان در بیان عجائبات بی اختیار و مجبول است و خطرات از او**  
**و شایع از لاجرم قطع نظر از تخریب و تخوین بسیار سعی بر او مسلط کردند که بسبب مسخر بودنش از انان**  
**این از زبان خودش ممکن نباشد کما قال التعلانی و لعلیون الناس من السحر و اکثر عبادات**

در این کتاب که در بیان این است که شیطین در لباس اسلام و هدایت بر روان لایعلم تعلیم مینمودند و آنها با شتاب آنکه از زبان حضرت سلیمان می شنویم چگونه ایمان تیاریم و باور کنیم آن راه ضلالت را همین است و آنست بعقیدت تمام اختیار میکردند تا اینکه برورده و ازان عقیده فاسده سینه بسینه مبادند بصورت کذابی جلوه ظهور گرفت که نامش فریشتن کردن و کفر و ضلالت این شبهه نسبت و کسانی که نسبت بجهت سلیمان می کنند یاد آنست برای مغلطه و گرفتاری دیگران چنانست یا خود غافل و گمراه و فریب خورده اند چنانچه او تعالی تبصریح واقعی مفرماید



محبوب بر حق و دوست و حاضر و ناظر و البته چراغ راه هدایت که عین فعلالت است و البته خوف  
 او بزرگان آوردن نمی تواند گو سبک وضع و فضولی هم باشد که خوف جان پیمبر راست و همه  
 این معنی صاف و صریح از نص قطعی ثابت است که لا یراد بالانوار الا فی کتاب مبشّر که از ل  
 عزوجل و من لعین عز وجل لا یزال یمنّ علیکم که در قرآن کریم و هر چه صریح است که آن فرمایش با همه  
 ضلالت خود را بر راه هدایت میداند که قال عز وجل وایمّم لیصدّو عنکم عن السبل و یسبونکم  
انهم یمشرون و عاقبت کار چنین مردم مسخورد گمراه که تعینی شیطان بر آنها تسلط و بر سر است  
 نیز از کلام الهی پیدا است که قال عز وجل ادّوا جادنا یا ایة الی و یبیک بعد ان یقرین  
کلبکم القرین القرین تسلط شیطان و مسخورد گمراه بودن فرمایش که نص قطعی ثابت شد  
 اکنون بدلیل عقلی تطبیق باید داد که ما مردم هر چند برادر حقیقی و دوست و رشته دار قریب و  
 هم ندمی باشیم مگر چون بعد از قراض و هر یک گرامی بنیم هرگز نمی شناسیم نجایان فرمایش که  
 اگر در شهر وارد و یا از عقب دیوار گذر و یا در مجمع هزاران یک کس فرمایش باشد با در محل و بند  
 از دور گذر و فوراً فرمایش دگر را خبر می شود و بقدر امکان کفالت یکدیگر میکنند پس اگر شیطان  
 مردم تسلط و مخبر نیست عالم الغیب نبوده اند که حال بعد از کشف می شود و وجه عجب که همین هم  
 آنها تسلط و مخبر بوده باشد و همین بیست و تسلط او باعث آنها بوده باشد و الا از سبک وضمان  
 بازاری ایقدر حفظ اسرار یعنی چه و یک دلیل عقلی هم نایب این همه اخبار باشد که کسی در عیب و بلا  
 اگر مبتلای شود می خواهد که و گری هم شریک و هم در من شود تا امر عیب نکند ازین است که قبایح و معاصی  
 فرمایش را هیچ گونه ظاهری کند تا کسی متوحش و متنبه شده ازین دام برنجید و امر عیب نکند و قطع نظر  
 ازین هر دو دلائل نقلی و عقلی اینهم خوف صریح است که اگر بزرگان خواهیم آورد فرمایشان و یکدیگر میکنند  
 پس این خوف نمایان از خوف شیطان تسلط غالب و صریح تر است چنانچه یکی از علماء مسلم است  
 عزوجل با وضع جامع علوم و معذب و تیار محض با این نیت که حال فرمایش در یافته شایع خود  
 کند و گمانی ترتیب دهم که فرمایان خوبان می مالش با امیدش و یافته احترام نماید قصد دیدن فرمایش  
 کرد و همه دنیا سگات و معذرات و فقر و مصلحت کن علی نموده داخل محرابه که فرمایش نگاه است که  
 همین که برده اول رسید و از باب آن چیزی از زبان خواندن آمار کردند از اول او حلاوت و بیان

این کتاب از کتب معتبره است و در بیان حقایق دینی و اخلاقی بسیار مفید است و هر کس که بخواهد از نور هدایت بهره مند شود باید این کتاب را با دقت و تامل مطالعه کند و از کلمات و عبارات آن بهره مند شود.



شدن گرفت و همچو مضامین بر خاطرش نقش بستن شروع شد که اینهمه حساب کتاب و بحث و مشورت  
 و شرح و بهشت و غیره از حکایت و قصص و منقطع عام بیش نبوده است و با همی الاحیاء تا آخر  
 موت و نحی تا اینکه همین خیالات و تشک و یقین قریب بر وجه دوم رسید و در مسدود این خیالات  
 فاسده را قوت شروع شد و اینهم بر دلش نقش بستن شروع شد که خالق ما و افعال ما  
 همان خلاق مطلق است هر چه میکنیم بمشیت اوست و الله خلقکم و ما تعبکمون او را از سبوتن  
 من چه حاصل و از عبادت من چه غرض و از گناه من چه ضرر القصه چون همچو خیالات را ساعت گشت  
 قوت آغاز شد که ناگاه اعانت الهی و ستمش گرفت و من اللذات را به شدی شن گشتا و الی صراط  
 سدید گردید که آن کس فهمید و متاثر شد و کله لا حول و لا قوة الا بالله بر آمد که معلم بود  
 او متغیر شده بعفت و زجر تمام گفت که این چه میگوئی اندکی سکوت و ضبط کرده پیشتر با که آیه  
 شبهات باطله خود بخود از دل تو محو خواهد شد و هر چه حول قیامت و غیره باطل خواهی گشت  
 آن مومن این حرف شنیده زیاده تر متاثر شد و بخت و تکرار پیوسته قصد معاودت کرد و معطل که بر  
 بود و خوبت و تفصیح و ترغیب از معاودت باز میداشت نه بجزم مگر برای آن مومن که حکم ان عبادی  
لیس لکم علیهم سلطان الاطیع و معاودن بود و بهر نمط خود را پذیرفته بنام و الله یدعی الی و اذین  
 رسانید و همچو مضمون هدایت نبی خود از قصه ما سبق و عتیده ما مردم و نصوص قطعی ثابت که من  
الله فلا یغفل که تا اینکه آن مومن پاک این حکایت و منجلی بر سبیل تذکره نقل کرد که کاتب کبر  
 هم حاضر الوقت بود و پرسیده شد که و گر حالات آنجا چه دیده بودی گفت اول بگردیدم از آن  
 مکان همه از خاطر محو شد دوم آنچه در آن مکان دیده بودم نام آن اشیا چه دانم که بیان نیاید  
 و نه در بین عالم مثال صورت مثالی آن مما نبات تبصری آید که باین تمثیل کرده نشان دهم و نه در بیان  
 مدت قلیل ما را از مطارحه نفس و مجاوله تشک و یقین اینقدر رحمت شد که آن مما نبات را فرود  
 و شناسختن بمانند می سپردیم مگر آن که پیچید و بین قلبی معاند رفت یا و درم و بیان هم کردم که هر دو  
 عتاید سلام و ایمان بر دلم باطل و ضعیف و مرتبه کفر و انکار قوی ترمی شد که تا سیه طبعی و درم گشت  
 قطع انفاقا و دران صحبت شخصی مغرور و امپروزی رتبه مسلمان صورت نشسته بود و آن کس هم پیشتر  
 در آن مومن پاک تکرر حکایت چند داشت که این کس فرعون است و در انهارا انقذ حکایت

احتمال دیگر داشت تا اینکه آن فریضین سامع و بین جان واقفای آن مومن بیکناه شد و آن مومن را  
 بجز ترک و یا چاره نماند تا اگر زیر آن بچاره چند می بداید و گرفتار شده با انتظار قدرت الهی نشست آخر  
 بکم قدرت الهی در چند روز آن فریضین خود از جهان گذشت و آن مومن با خدا برستور و برین بار  
 آمده هنوز بر سر کار و مغز زنده و خوش و خرم است **وَ اَللّٰهُ مُتِمِّمٌ لِّمَنْزِلِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ** و کاتب  
 از نام هر دو واقف و شناسا است مگر زبان خامه سپردن خلاف احتیاط میداند و همین احتیاط نام  
 خود هم درین رساله ظاهر نگردد که خوف ضرر است محض برای اطلاع و انقباض ناواقفان این حرفی چند  
 بنجام سپرده شد تا از لاطمی فریب نخورد و کافرشودن را بداند که تاثیر سحر ثابت و متحقق بدیهت  
 و درایت رسیده نمی بینی که اکثره زمان چیزی از سحر سبب فرین میخورند فوراً آن مسافر محکوم آنها  
 می شود که همه مال و مناع خود نهاده بگرز نهبان بجای افتادن و جان و اذن مستعد می شوند به شمول  
 است که نمیشان چیزی از سحر می خورند که اگر رستم وقت هم باشد به تخفیف و عادات نمیشان بی اختیار  
 و مجبور می شود پس اگر فریضین هم زور سحر در اخصی حالت مجبور باشد چه بعید که از نفس طلعی  
 هم سحر ثابت است **کَلَّا وَ كَرِهَ الْكَافِرُونَ** اما اگر اینم شبیه است که مؤثر حقیقی بران هم قاور مطلق است  
 هر کجا خواهد از ضرر آن محفوظ دارد و اضرار هم شبیه است اوست که حکایات ماسبق برین شاهدین عالیین  
 بوده اند نفع و ضررش با اختیار اوست **کَلَّا فَانْ لَّیْ وَا هُمْ لِنَصْرَتِنَا یَوْمَ اِخْتِیَارِ اِلَّا یَاؤُنِ السَّاعِیْنَ**  
 باید دانست که برای نوع بشر هیچ دولتی و نعمتی به از ایمان نیست مال تصدق جان و جان فدای  
 ایمان است و هیچ عبادت و عمل بدون ایمان مفید نیست و شیطان محض دشمن و خوا بان است  
 هر عمل صالح و عبادت که خواهی کرده باشی شیطان را بان پروائی نیست مثلاً اگر کسی همه تن محض  
 عبادت و زهد و تقوی قائم لیل و صائم النهار باشد و در عقیده اش شبیه باشد که آیا خدا یک است  
 یا مساواتند و تا اندک همه عبادت عین خلالت است و در فریضین همه عادات و عبادات بدستور  
 می باشد بلکه علم و درسی و خلق و مشیبه زیاد می افتد از حفظ عقیده و ایمان باطل می شود  
 و مطلب شیطان درین است و هرگاه انسان از خدا و ذکر خدا روگردانید تسلط و قبضه شیطان  
 بر او واجب شد **کَلَّا فَانْ لَّیْ وَا هُمْ لِنَصْرَتِنَا یَوْمَ اِخْتِیَارِ اِلَّا یَاؤُنِ السَّاعِیْنَ** پس بدین وجه سحر  
 و کافر بودن فریضین و تسلط شیطان بر او بدلائل عقلی و نقلی و بدیهت و درایت ثابت و همین قدر

بجای



انتباه و اطلاع برای حفظ ايمان مومن را کافی است تا متنبه شده متبلا نشود تا اينجا نوشت بود  
 که آنجا با شخصی فریشتین ملاقات شد بعد گری چند صحبت تا وقتان بر زمین حکایت پرسیدند  
 که این فریشتین را چه حاصل است او هم ما را راغب دانست با سخنان تمام بیان کرد که فری  
 بزبان عیله ای آزاد را گویند و مشین بهمان زبان معمار را می گویند که مجموع این فریشتین باشد  
 و از کثرت استعمال بزبان عوام فراموش می جای است پس آن معماران که در زمان حضرت  
 سلیمان علیه السلام بکار عمارت پیش المقدس معبود بودند بعد وی آن طریقت از عباد او  
 در ریاضات شاقه که در آن عهد مرسوم بود معاف بوده از مواظبات اخروی و عذاب و زنج  
 آزادی شدند و خود را از همه محاسبه و مواظبه مستغنی و بری میدانستند که ترجمه این لفظ  
 معمار آزادیست پس هر که درین زمره داخل شود گویا از بازخواست اخروی آزاد و بری است فقط  
 این مضمون و عقیده اش که خود را با همه کفر و ضلالت بری از مواظبه اخروی میدانند و از  
 ایشان نزول این آیه توفیق می یافت که خاص در شان همگوسان نازل شده است که نوشته  
 کیصد هم تبتیل و تحریف چون انهم مشرکون چون این حکایت از زبان او شنیدیم بر تکفیر و فساد  
 عقیده فریشتین و انی فر شدم و آنچه عقلاً و نقلاً و بهر چه نوشته ام آن قریب قریب مطابق  
 یافته و هیچ گونه شبهه و تکفیر آن باقی نماند که همین مضمون خاص از آیه کلام الله ثابت است  
 کتاب عزوجل و اشیا طهرین کل بنیاد و خواص چه عجیب که ببلوغ آدم از جهان معماران آزاد را  
 گرفتند باشند بهر حال گمراه بودن آنها هم ثابت است که آنحضرت بعد تسلط خود بر آنها با بسلاسل و  
 و انحلال عقیده و محبوس کرد که قال الله تعالی و آخرین مقررین فی الکاف صفا و پس در نیویست  
 نضر علیهم السلام این قول کفر آنها بدین نفس ثابت شد بلا جرم احتیاط واجب بعد ازین روش  
 در کتاب روضه الصفا قصه سلیمان علیه السلام بنظر مردم در آن مضمونش بعینه معین مطابق  
 همین معنی است گویند و جهت انقض فریشتین مندرج نیست که تا آن زمان اینقدر تجرأ فریشت  
 نرسیده بود و این لقب شایع ذواتش نشده باشد و همین تمام این حدیث نبوی معین  
 قول ما نحن فی ذلک کتاب مذکور دیده شد که نامه سپرده می شود شمال الکتبی کلمی الله علیه و  
 و سلم و کفری فی آخر الزمان شایع است و فریشتین را برین آوردنی البصر بما لیسوا کفری فی کمال

و بعد از آنکه در سن و یکم فکرا تقابلوا مشتم فالتظرفه و بعد از آنکه قبول بنی حسن است علیه و سلم معاطه فرستین  
 درین زمانه آن خبر بعینه مطابق مضمون این حدیث است پس احتیاط شرط است که محض بنا بر  
 انتباه بدین تصریح بنجامه سپرده شد تا اینای صبیح مغلطه و فریب نخوردند میت اگر بدین زمانه  
 و جاه است و در غایت روشن نشین گناه است و ما علیها الا السهال مع الیهین آنچه بعد  
 رسیدن کلمه از شخص تقه واقف حال مسلم الثبوت بثبوت و تفتیح

پیوست بنجامه سپرده میشود و تا اینجا حال فراموشی آنچه مغلطه و تظا و پیره و شنیده و پیره  
 و تحقیق و تفتیح کرده بودم بدلائل و اضمحله بنجامه سپردم و نیز در تقریر تا امکان ثابت هم کردم مگر تا هم  
 تا که از زبان فریشتونم یا چشم نه بینم غلبان خاطر نمی رفت و اطمینان و اطمینان و اطمینان که با سبکی  
 رفت رفت و در سنه ۱۲۶۹ هجری بجز تقدیر یکجمله رسیدم و با اکثر صاحبان و ارباب و حامد آنجا  
 گرم برخورد تا اینکه با مدرس مدرسه و صاحب مقرر آنجا نیز ملاقات شد و صحبت گرم شد  
 روزی بر سبیل تذکره که ذکر فریشتین بمیان آمد این مدرسه که خود پیره و محفوظ مانده و از آنجا  
 مشتم آنجا بخوبی دریافت بود همه حال مفصل بیان فرمود حتی که برای بودن کاتب هم به ملاقات  
 داشته آنجا و نمودن همه سامان آنجا مستعد شد چون اصل مطلب کاتب تحقیق حال بود  
 نه رفتن آنجا که از پیشتر منکر و کاره بودم و برای دریافت حال به از چنین کس کجا بهم سپرد  
 لهذا استدراک حال از همان امین مدرسه که مر و تقه و منتدب و فاضل و پندار خاندانی بود  
 اولی نمود تبایخ هفتم و یقده ۱۲۶۹ هجری یوم شنبه مطابق ۱۳ اگست ۱۸۵۳ میلادی  
 بین العصر و المغرب که نوبت استفسار رسید چنان دانم و ندک که چند مکان درجه بدرجه  
 بصورت دیران مهیب هستند که به پنج درجه فتمی بوده اند و هر درجه یکی از دیگره  
 مهیب تر و پریشان تر و بقدر وقت مغرب تاریک و درجه اول بسیار پاپوشهای کهنه  
 و پوشیده چرمی کسیت جایجا متفرق افتاده اند و مکان وحشت ناک بجز در رفتن دران  
 درجه شرط اول همین میکنند که زنها زنها نام خدا و ذکر خدا و عقیده خدا و تصور خدا  
 نادیده که عقیده حقا است بخاطر نباید گذرانید بر معنی عهد میگیند و هم از تاثیرات آن مکان  
 که عقیده خدا خود بخود اول زائل می شود و عقل آن مقام بر ایمان آورنده بخدای نادیده

۱۰

نسبت حق و سفاقت میکنند و اینهم غالب است که از تاثیر سحر باشد که نام آن مکان جادوگر میشود  
است و در درجه دیگر که نوبت رسید چه دیده شد که استخوانهای پوسیده مردگان کاسه با  
سرو و لجن با اجساد ای خشک مردگان متفرق پریشان افتاده اند که خوف می آید این تمام  
از اول مهیب و وحشت ناک تر و فراموش کننده نام و ذکر و یاد خدا بود و درین مقام بر پایه تر  
طبیعت را غرض میشد که هر چه هست همین است نام خدا و رسول از تحریف و تحذیر محتاط  
نیست هر گاه نوبت بدرجه سیوم رسید آنجا کسافت بدستور و هیبت و ویرانگی زیاده تر و کثر  
آوازهای مهیب که الفاظ آن با دراک نمی آید نیز بگوش میخورد و در وسط امکان یک جوی گسین  
نماوه است در این حال که از شخص همراه پوسیده شد که آخر آمل ازین صیبت گفت که خاموش  
خاموش هم مزن هر گاه بران چوکی پاخواهی نهاد فرمیشین خوابی شد و همه حال بر تو ناگفته  
شکست خواهد شد که بگفتن نمی آید آثار و جدانی است که دل و رمی یا بد نقطه منظر میگوید که در آن  
وقت دلم خود بخود متزلزل شد و قدم پیش نه افتاد و لاجول بر زبانم با خواست گذشت که  
آن صورت متغیر شد و آوازهای مهیب مختلف بگوش خورد و تا اینکه قدم پس کشیده به شرط  
خود را بر زردم خداوند حقیقی از فضل خود محفوظ داشت باز پوسیده شد که آخر خبری بگوش  
شعیده شد که چمی شود و چه می کنند گفت بزور سحر خباث متشکل شده میسر سازند و طبع خود میکنند  
تا آنکه چنان بر دل می نشیند که هر چه هست همین خبیث است که بچشم دیده شد خدای ناوید  
چه اعتبار و اینهم بدل مستولی می شود که اگر گاهی حرفی ازین اسرار حقه بر زبان خواهد آمد  
شکل مهیب که معاذ الله حاضر و ناظر توانا است فوراً خواهد گشت فقط باری اکبر الله که آنچه  
قتلاً و قتلاً تقیاس و قرینه و دلائل و آنچه نوشته بودم تریب قریب همان مضمون برآمد  
بر بطلان این عقیده و اثبات سحر قوی تر شد و صحت سکوت حاصل شده غلبان و شبیه که چنان  
بود و ثوق بدل شد و اینهم همان منظر بیان میکرد که هر که فرمیشین میشود اول با و منع میکنند  
ومی نهانند چون چگونه ممکن نیست و در مرتبه اصراط استبداد و انوحه میگذرانند تا اگر در آن  
سحر خاند برده فرمیشین می کنند و همین حال کاتب هم کتب بعضی قرآنی پیشتر نوشته است که  
اول اسپران چاه بابل آموزنده سحر را منع و تحذیر میکنند که آمل و ما یکبار این سخن

می شود بقدر رسائی و شرح او در خدمت و مقرر و در آنجا می بخشند بعضی را خدمت جبار کشی  
 و بعضی را فراموشی و بعضی را مکارنداری و بعضی را داروغگی و بعضی را پاسبانی و بعضی را تحویل داری  
 و بعضی را منشی گری و دیوانی قس علی بن ابراهیم فرمایش را یک خدمت هم شرط است چنانچه یکی از فرمایش  
 کاتب را نشان دادند که با صراحت تمام بر قدم افتاده فرمایش گردیده خدمت مجاورتی یافت چون بر  
 شریبان واقعی بود و خودش هم اعتراف و تصدیق نمود مضمونیکه از زبان خاص فرمایش شریبان  
 شنیده شد و صورت صحبت و گفتگو میکافه فرمایشن بسیار آمد بعینه هو هو بنجامه میرود  
 تا اینجا حال فرمایشن نوشته بر آنست خود ختم کرده بودم که تا امکان هیچ دقیقه از تیغ باقی نمانده است  
 که اتفاقاً همین فرمایشن هموطن کاتب که نهایت یاری تکلف بود تا پنج بست هشتم و نهم و دهم  
 یوم یکشنبه که تعطیل انگریزی بود وقت ظهر بمکان فرودگاه کاتب بمقام کلکته وارد شد همین کتاب  
 طبر الا بیان که پیش نظر نهاده بود کشاده کز ران سپید بر و اوراق میگروانید تا اینکه بمقام فرمایشن  
 رسید کاتب ترسید که کار بجای رساند باری مجله دیده گفت که آنچه مهلات بهوده خرافات نوشته  
 گفته شد که تا که حالش صاف صاف و راست راست بیان واقعی بمن نخواهی گفت همین جور  
 و معائب و قبایح فرمایشن خواهم نوشت که بمن گفتن و اینقدر پرده کرده کردن بر معیوب و قبیح بودنش  
 دلیل کافی است که در اخامی هنر و محاسن اینقدر زغلو و اتهام نمی باشد گفت که این اسرار جوانی  
 و وجدانی مثل اسرار تصوف بوده اند که بفهم و بیان در نمی آیند مثلاً کسی را اگر در شماغ حالت و جنبه  
 رود هر بعد افتادش کیفیت آن چگونه زبان بیان او اتواند کرد و گفتم که آن کیفیت وجدانی میسر  
 مگر کیفیت صورت مجلس سماع که صاحب وجد هم بعد افتاده بیان تواند کرد و همان برامی پرسم که چه  
 معاملات ظاهر هنگام فرمایشن کردن میکنند گفت که از قبیل صندوق شهادت و تابوت سکینه  
 اسرار معرفت بوده اند که بیان در نمی آیند گفته شد که کیفیت ظاهری آنتم تا تمامی که در یافت  
 و تحقیق رسانیده اند را باب سیر و تواریخ تبصریح نوشته اند مثل فرمایشن که با برهه تعبیر هیچ ازان  
 و گنایه جز زبان نمی آرد از این صاف پیدا است که خالی از عیب و سلب ایمان نبوده است آخر  
 از محو باغت پای بسیاری بگله متاثر شده بر سر حرف آمد و گفت که این اسرار معرفت و زرد



حضرت داود علیه السلام صورت گرفته بود که حضرت سلیمان بن داود علیهما السلام این را آیین بدین  
 رونق و تزیین داده و در بیت المقدس جلوه داد و از آن باز سینه بسینه جا بست عظامی فرنگ  
 از هاجما استخراج و استنباط کرده رونق داده اند و کیفیات و جدائی آن بدون دیدن و فرمایش  
 شدن معلوم نمی تواند شد که وجد نیست نه بیانی المرعا چون آن فرمایش سخن بدیجا  
 رسانید تشخیص عقلی کاتب بمنزل تصدیق و مقام توفیق رسید و هیچ مقام شبهه و مامل و ترویجی  
 نماند ورنیکه این همان شعبه فتنه سلیمان است که دیو و شیاطین بجای آنحضرت قرار گرفته عالمی را  
 از نام آنحضرت گمراه کردند که او تعالی خود برای بر اوت آن حضرت و انقباض بندگان خود صاف و  
 صریح میفرماید **وَأَمَّا أَتِلَوا أَتِیاطِینَ عَلَکُمْ سُلَیمانَ وَ ما کَفَرُ سُلَیمانَ وَ لَکِنَ أَتِیاطِینَ کَفَرُوا**  
**وَ یَسْکُرُونَ** آن اس اسحر باقی حال تفصیلی خود عظام و نقلاً از پیاسا پیشتر ازین بالا تبصریح تمام نوشته  
 که اکنون بعنایت الهی بعینه مطابق آن تصدیق و تحقیق و توفیق رسید و هیچ مقام شک باقی نماند  
 بعد ازین که سبب اطلاع و آگاهی فرمایش از حال فرمایش دیگر پرسیده شد که یک فرمایش تازه  
 عقب دیوار خواه در شهر در آید فرمایش دیگر را چگونه خبری شود هر چند گاهی صورت اشنامی هرگز  
 نباشند مگر فوراً بچو و دیدن مرکب خواه همان خواه محل از دور در می یا بند که درین مرکب فرمایش  
 است اگر گفته شود که از علامت معین می شناسند **لَا نَسْمَعُ** اول از بعد تعبیر علامت چگونه محسوس  
 تواند شد دوم عقب دیوار یا بعد مکانی بی دیدن صورت مرکب چگونه علامت معلوم می شود که  
 درین شهر فرمایش آمده است این چه سبب است که پدر هم سپر خود را بعد امتداد و رت دراز با وجود  
 دیدن صورت هم از قریب نمی شناسد بچو اب گفت که اینهم از همان اشراق است که صوفیه این را  
 کشف نام نهاده اند فقط پس اینهم بواقعی ثابت شد که این اخبار و اطلاع هم بی شبهه از طرف همان  
 شیطان مستط است که بالا تبصریح تمام شرح داده شد و قرآن مجید هم از آن خبر میدهد **وَ یَقْتَضِی**  
**کَ کَ شَیْطانَ قَمُومَ قَمُومَ قَمُومَ** والا اگر کشف یا اشراق بودی و اگر اخبار بحیث هم می بائست که معلوم  
 شد که تشخیص این خبر خاص چه بود و لا جرم از نیمه و اثنی عشر شد که همان شیطان مستط که بر همه  
 فریشتان تسلط دارد و همین خبر خاص بکید گیر رسانیده سبب شناسائی هر گرمی شود که هوش  
 برای فریب عوام لا یعلم اشراق نهاده اند از و اگر اخبار عیسی و آئیده و کشف نمایان شیطانت



سلسله را چه خبر که میرسانیده باشد عرض که بهر شرط و بهر پهلوی همان مضمون که بالا مدلل نوشته شد درست  
 می نشیند باقی آن علم خداوند و ما از او میموزیم **وَاللَّهِ أَكْبَرُ مَا لَا يَلْمُونَكَ فِيهِ مَا كَذَّبْنَا بِكُفْرِكَ كَذِيبًا**  
 روایت بدیانت کشید اکنون حال عقیده و ایمان آن فرمایش باید شنید که تصانیف بسیار وارد  
 و بسیار علوم در آن صرف کرده است مگر آنش از نیمه تصانیف همین است که بکدام تاویل  
 و تدبیر چینی و کافر بودن تمام بزرگان دین و برگزیدگان کاملین ثابت و ثابت کند که گفته اند  
 که خدا خواهر که پروکس در ده میلش اندر طعنه پاکان بروی او بی ادب تنها نه خود را داشت برده  
 بلکه آفت در همه آفاق زده معاذ الله مثل حضرت عبدالقادر جیلانی محبوب سماعی و امام اعظم  
 و امام محمد غزالی و ملا علی قاری و سعدی و جامی علیه الرحمته و غیر هم را نسبت و شتم غلیظ و کافر  
 و شیطان و ملعون یا کرده است و چاکه بر اینها تهمت با نکرده است و اینهمه بظاهر بر  
 فریب دهی عوام در پیده محبت الهیبت رسالت بیان کرده است یعنی معاذ الله این همه  
 دشمنان اهل بیت رسالت بودند چون نیک نگریسته شد اهل بیت رسالت هم از زبانش منوط  
 نمانده اند یعنی تو بهین و فضیلت خلاف واقع نسبت با آنها وریده محبت و دوری بیان کرده است  
 که محبت دشنام بر اسی چنان بزرگان دین عوام را یعلم برست آید عرض که حال ایمان و عقیده آن  
 فرمایش اینست که بیان کرده شد نه دشمن برست از زبانش نه دوست به سعدی علیه السلام  
 گوید نه تو دشمن تری کاوری به زبان من که دشمن چنین گفت اندر نهان چه جا که دشمن در  
 نهان هم نگفته باشد بلکه دشمن هم نباشد از زبان خاص باشد که آن را بدشمنی تهمت گوید  
 پس حال ایمان فرمایش اینست و قیامت اینست که با چنین عقیده و ایمان خود را براه است  
 و مومن هم پیدا شدند و با چنین عداوت اهل بیت خود را در زمره دشمنان می شمارند و همین صفت  
 فرمایش بالا نص قرآنی نوشته شد که تا حال عزوجل **وَأَنْتُمْ كَيْفَ تَكْفُرُونَ** استنباط  
 از **تَمَّتْ كَلِمَاتُ الَّذِينَ كَفَرُوا** عبارت تقریر و باب تنقیح و تحقیق و تصدیق مقدمه فرمایش که  
 مولوی جوادی صاحب فاضل علم مسکن الثبوت مدرس مدرسه تخصصی کهنه  
 و معاون علمای الوالا الهاب مدرس کهنه حسب تحقیق و تنقیح و مشاهدۀ علمی  
 بقلم خاص خود بجامه سپرده و بنابر مزید توضیح و اعتبار هر خود هم در آخرش ثبت فرمودند

الحمد لله المصدق والحق والقواب والصلوة على من اولى فصل الخطاب اما بعد پوشیده مباد  
 که چون در ممالک انگریزیه چه در بنگاله و هند و سند و چه در لندن و جرمن زور و شور نادره کار  
 و حکمت شعاری فرقه فرمایش صدر ابر فلک رسانیده و هر که و مدرا یکشت این سترکتوم و  
 حل این عقده مالاخیل هو او سپید چنانچه مولوی امین الله مدرس مدرس کلکتہ و غیره کسان  
 با آنکه چندین زرباشها و سعی و عرق ریز بهار و او داشتند و کسان را ترغیب و تحریص داده و  
 آن طاقه گردانیدند تا مگر وقتیکه باز آیند آن راز را بر روی روز نهند مطلقا بدان کاری نکشاد  
 و سر مو آن راز سر بسته با فشان پیوست ازین رو پیش از پیش گمان آن و امنی بر آتش شوق  
 خرد و بزرگ دزد که یک جهان با ستکتان آن پرداختند و هنوز راه بجای نبرد آخر الامر  
 بحکم سخنان کی ماند آن رازی که وسازند مخلصان زیر کان فرقه اسلامیه که با شراق طبیعت  
 خود با بدرک آن صرف همت کردند و بموشگافی آن بدل جدی رواداشتند با لهامات غیبیه  
 کشایش کاری نمودار شد که اندک اندک راه بدان رفت تا آنکه مجلی از متشابه احوال آن بزرگ  
 را تخمین فی العلم پیوست و سر رشته سخن بدست افتاد که بگرد کس جزوی از احوال خسروان  
 آن فرقه ضاله و مضلله بنامه نخستند المنت اندک که درین ترویجی جناب راحت نصاب حامی دین  
 متین ناصر لوای شریع متین عمده محققین قدوه در فقیهین مخدومی مکرری جناب منشی محمد علی  
 صاحب بلگرامی المولد لکنوی الموطن که طلال معضلات بهر فن اند چون در سدر این کار شدند  
 و فکر صحیح بکار بردند رساله ترتیب دادند که پرازن فواید و عواید یکشت آن کار بر آمد و حائق قائل  
 آن فن که اصل الباب همین تواند بود بفرستی که مصداق القوا قر استه المؤمنین و شانه  
 بنظر بپورا القلب باشد بوجه موجه دلائل و مبرهن در یافته حواله خامه حقیقت شامه خود کرد که  
 کلامیه آن بزرگوارترین وجه بدرجه ثبوت پیوست و کما یفنی معلوم شد که آن شعبه ایست از  
 سحر که سر رشته آن منتهی بهمان اشتراق سلع شیطانین است که بدان علم غیب دانی بر تامل  
 وجود بار عالم انجیبات و انجیبات و قاضی اسبابات با کثرت اوقات بجهله ناس و انموده بر نیم زنی  
 و ایمان اکثران در این حسن اذعان و اعتقاد ایشان میگشتند و میگردد انحراف تحقیقات  
 مغزی الیه صاحب علم سترکتوم آن بجزترین وجه مدرک و معلوم میگردد و تا آنکه بی بهره از